قیامت کے دن کے حالات

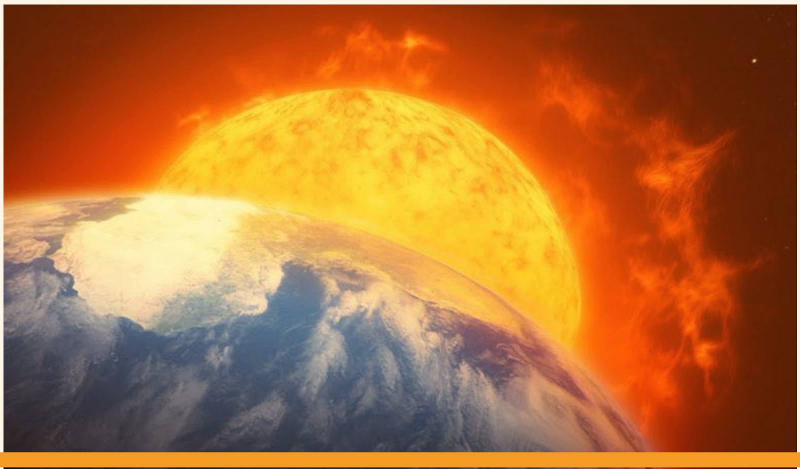

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیامت کا دن

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ () وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ () أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ
عِظَامَهُ () بَلَى قَادِرِينَ عَلَى أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ () بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ()
يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ () فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ () وَخَسَفَ الْقَمَرُ () وَجُمِعَ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ () يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ () كَلَّا لَا وَزَرَ () إِلَى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ

(القیامۃ:12-1)

نہیں، میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں ! اور نہیں، میں بہت ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں ! کیا انسان گمان کرتا ہے کہ بیشک ہم کبھی اس کی ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے۔ کیوں نہیں ؟ (ہم انھیں اکٹھا کریں گے) اس حال میں کہ ہم قادر ہیں کہ اس (کی انگلیوں) کے پورے درست کر (کے بنا) دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ اپنے آگے (آنے والے دنوں میں بھی) نافرمانی کرتا رہے۔ وہ پوچھتا ہے اٹھ کھڑے ہونے کا دن کب ہوگا ؟ پھر جب آنکھ پتھرا جائے گی۔ اور چاند گہنا جائے گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کردیے جائیں گے۔ اور انسان اس دن کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے ؟ ہرگز نہیں، پناہ کی جگہ کوئی نہیں۔ اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا ٹھہرنا ہے

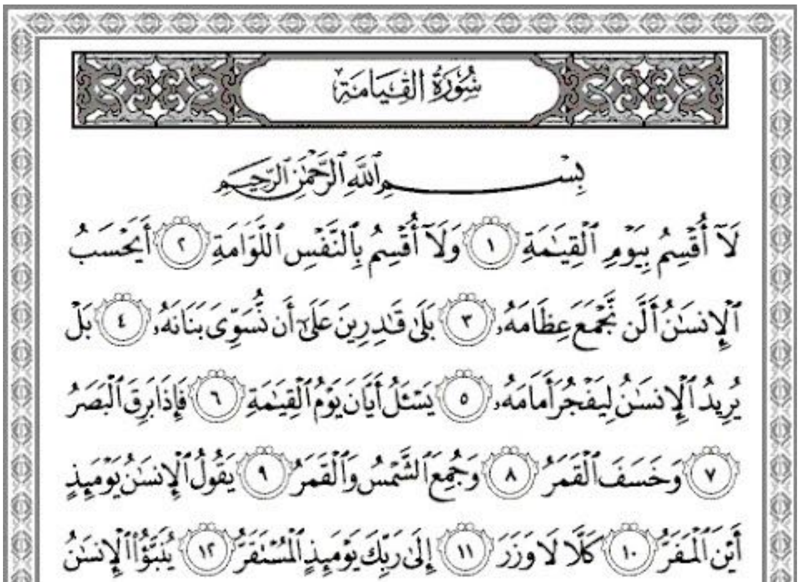
سُورَةُ القِيَامَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ أَيَحْسَبُ
الْإِنسَٰنُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُۥ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَٰدِرِينَ عَلَىٰٓ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُۥ ﴿٤﴾ بَلْ
يُرِيدُ الْإِنسَٰنُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُۥ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَٰمَةِ ﴿٦﴾ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ
﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُولُ الْإِنسَٰنُ يَوْمَئِذٍ
أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْإِنسَٰنُ

قیامت کے دن کے حالات

اہل جہنم کی سفارش

سب سے آخر میں ارحم الراحمین کی شفاعت

شفاعت سے محروم لوگ

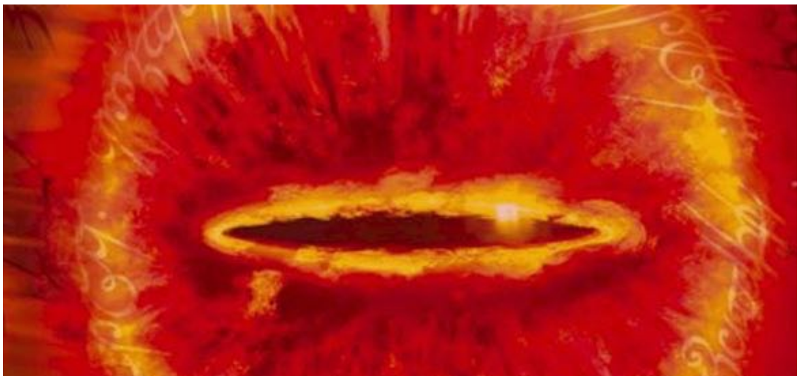

اہل جہنم کی سفارش

نبی ﷺ کی شفاعت کے ذریعے آنے والے

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ [صحيح البخاري:6566]

نبی ﷺ نے فرمایا : ایک جماعت جہنم سے محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے نکلے گی اور جنت میں داخل ہو گی جن کو جَہَنَّمِيِّينَ کے نام سے پکارا جائے گا۔

امام حسن بصری کہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ مومن لوگوں کے ساتھ اپنی دوستی رکھیں، جب وہ جنت میں پہنچیں تو ہمیں یاد رکھیں اور ہمارے لئے سفارش کریں۔

جنتیوں کی جہنمیوں کے لئے شفاعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے زیادہ مومن لوگ اللہ الجبار سے تقاضا اور مطالبہ کریں گے اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے نجات فرما)۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے دوزخ سے نکال لو اور اللہ ان کے چہروں کو دوزخ پر حرام کردے گا۔ چنانچہ وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ بعض کے تو جہنم میں قدم اور آدھی پنڈلی جلی ہوئی ہے۔
چنانچہ جنہیں وہ پہچانیں گے انہیں دوزخ سے نکالیں گے،
پھر واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں آدھی دینار کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ جن کو وہ پہچانتے ہوں گے ان کو نکالیں گے۔
پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچانے جانے والوں کو نکالیں گے۔
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھو: إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا (النساء:40)
اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا، اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔

[صحیح البخاری:7439]

گناہگاروں کی کثیر تعداد کا شفاعت سے فیض یاب ہونا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ لوگ جو آگ والے ہیں(یعنی کافر) وہ اس میں نہ تو مریں گے اور نہ زندہ رہیں گے لیکن کچھ لوگ جو اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے آگ انہیں جلا کر کوئلہ بنادے گی اس کے بعد شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔

پس یہ لوگ گروہ در گروہ لائے جائیں گے پھر انہیں جنت کی نہروں میں ڈالا جائے گا پھر جنت والوں سے کہا جائے گا کہ اے جنت والو ! ان پر پانی ڈالو جس سے وہ تر وتازہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے جس طرح پانی کے بہاؤ سے آنے والی مٹی میں سے دانہ سرسبز و شاداب ہو کر نکل آتا ۔

[صحیح مسلم:477]

چہرے کے علاوہ سارا جسم جلا ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کچھ لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں اس حالت میں داخل کئے جائیں گے کہ ان کے چہروں کی گولائی کے علاوہ ان کا سارا جسم جل چکا ہوگا۔

[صحیح مسلم:492]

ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ

کوئلہ بن جانے کے بعد

نبی ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل کیے جائیں گے جب وہ جل کر کوئلہ بن جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل کر دیا جائے گا، اہل جنت پوچھیں گے کہ یہ کون لوگ ہیں ؟ انہیں بتایا جائے گا کہ یہ الْجَهَنَّمِيُّونَ ہیں۔

[مسند احمد:12258]

جنت میں جانے سے پہلے نہر حیات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔۔۔(شفاعت کے نتیجے میں جہنم سے نکلنے کے بعد) انہیں جنت کے صحن میں ڈال دیا جائے گا اور جنت والے ان پر پانی چھڑکیں گے جس سے وہ اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جیسے سیلاب کے پانی کی مٹی میں سے دانہ ہرا بھرا اگ پڑتا ہے ان سے جلنے کے سارے آثار جاتے رہیں گے پھر ان سے پوچھا جائے گا پھر ہر ایک کو دنیا اور دس گنا دنیا کے برابر جنت میں مقام دیا جائے گا۔

[صحیح مسلم:489]

شفاعت کے بعد چھوٹی ککڑیوں کی طرح نکلنا

نبی ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ دوزخ سے شفاعت کے ذریعہ نکلیں گے گویا کہ الثَّعَارِيرُ ہوں۔ حماد کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ ثعاریر کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے مراد چھوٹی ککڑیاں ہیں۔

[صحیح البخاري:6558]

جنت میں آنے کے بعد ان کی خوشحالی کا عالم

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: جہنم میں ایک قوم ہوگی جو جہنم میں اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کی مشیت ہوگی، پھر اللہ ان پر رحم کرے گا اور انہیں جہنم سے نکال لے گا، تو یہ لوگ جنت کے قریبی حصے میں ہوں گے، پھر وہ اَلْحَیَوَانُ نامی ایک نہر میں غسل کریں گے، اہل جنت انہیں اَلْجَہَنَّمِیُّوْنَ کہہ کر پکارا کریں گے.

اگر ان میں سے کوئی ایک شخص ساری دنیا کے لوگوں کی دعوت کرنا چاہے تو ان کے لیے بستروں کا بھی انتظام کرلے گا، کھانے پینے کا بھی انتظام کرلے گا اور ان کے لئے رضائیوں کو بھی مہیا کرلے گا، غالباً راوی نے یہ بھی کہا کہ اگر ان سب کی شادی کرنا چاہے تو یہ بھی کرلے گا اور اسے کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہوگی۔

[مسند احمد:4337]

سب سے آخر میں ارحم الراحمین کی شفاعت

نرمی کرنے والے پر نرمی کرتے ہوئے جہنم سے نکال لینا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔۔۔(جب سب سفارش کر چکیں گے) تو اللہ عزوجل فرمائیں گے کہ میں ارحم الرحمین ہوں، جنت میں وہ تمام لوگ داخل ہوجائیں جو میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، چنانچہ ایسے تمام لوگ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

اس کے بعد اللہ عزوجل فرمائیں گے کہ دیکھو! جہنم میں کوئی ایسا آدمی تو نہیں ہے جس نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہو؟ تو جہنم میں انہیں ایک آدمی ملے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کیا کبھی تو نے کوئی نیکی کا کام بھی کیا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا نہیں! البتہ میں لین دین (تجارت) میں لوگوں سے نرمی کرلیا کرتا تھا، اللہ عزوجل فرمائیں گے کہ جس طرح یہ میرے بندوں سے نرمی کرتا تھا، تم بھی اس سے نرمی کرو۔

اس کے بعد فرشتے جہنم سے ایک اور آدمی کو نکال کر لائیں گے، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ وہ کہے گا کہ نہیں! البتہ میں نے اپنی اولاد کو یہ وصیت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا کر میری راکھ کا سرمہ بنانا اور سمندر کے پاس جا کر اس راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، اس طرح رب العالمین مجھ پر قادر نہ ہوسکے گا، اللہ عزوجل پوچھیں گے کہ تو نے یہ کام کیوں کیا؟ وہ جواب دے گا تیرے خوف کی وجہ سے،

اللہ عزوجل اس سے فرمائیں گے کہ سب سے بڑے بادشاہ کا ملک دیکھو، تمہیں اسی کی مانند اور اس جیسے دس ملکوں کی حکومت ہم نے عطاء کردی، وہ کہے گا کہ اے رب! تو بادشاہوں کا بادشاہ ہو کر مجھ سے کیوں مذاق کرتا ہے؟۔(نبی ﷺ اس کی یہ بات سن کر مسکرادیئے)۔

[مسند أحمد:15]

وہ لوگ جنہوں نے کبھی کوئی خیر نہ کی ہوگی

اللہ عزوجل فرمائیں گے: فرشتوں نے شفاعت کردی انبیاء نے شفاعت فرمادی مومنوں نے شفاعت کردی اور أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ کے علاوہ کوئی ذات بھی باقی نہ رہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر آدمیوں کو جہنم سے نکالیں گے یہ وہ آدمی ہوں گے جنہوں نے کوئی بھلائی نہیں کی ہوگی اور یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ایک نہر میں ڈالیں گے جو جنت کے دروازوں پر ہوگی جس کا نام نہر الحیاۃ ہے وہ اس میں اتنی جلدی تر و تازہ ہوں گے جس طرح کہ دانہ پانی کے بہاؤ میں کوڑے کچرے کی جگہ اگ آتا ہے تم دیکھتے ہو کبھی وہ دانہ پتھر کے پاس ہوتا ہے اور کبھی درخت کے پاس اور جو سورج کے رخ پر ہوتا ہے وہ زرد یا سبز اگتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ تو ایسے بیان فرما رہے ہیں گویا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ جنگل میں جانوروں کو چراتے رہے ہوں

پھر آپ نے فرمایا: وہ لوگ اس نہر سے موتیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلتے ہوں گے اور ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوئے ہوں گے جن کی وجہ سے جنت والے ان کو پہچان لیں گے کہ یہ عتقاء اللہ ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل کے اور بغیر کسی نیکی کے جو انہوں نے آگے بھیجی ہو، دوزخ سے آزاد فرمایا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ اور تم جس چیز کو بھی دیکھو گے وہ چیز تمہاری ہو جائے گی وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا ہے جو جہاں والوں میں سے کسی کو بھی عطا نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارے لئے میرے پاس اس سے افضل چیز ہے۔ وہ کہیں گے: اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری رضا، اب آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

[صحیح مسلم:472]

اللہ کی رحمت کے ذریعے جہنم سے نکلنے والے

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: کچھ لوگ ان گناہوں کی وجہ سے جو انہوں نے کئے ہوں گے، آگ سے جھلس جائیں گے۔ یہ ان کی سزا ہو گی۔ پھر اللہ اپنی رحمت سے انہیں جنت میں داخل کرے گا اور انہیں " الْجَهَنَّمِيُّونَ " کہا جائے گا۔

[صحيح البخاري:7450]

اللہ کے علم اور رحمت کی وجہ سے جہنم سے نکلنے والے لوگ

رسول اللہ ﷺ فرمایا: جب اہل جنت اور اہل جہنم میں امتیاز ہو جائے گا اور جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو انبیاء کھڑے ہو کر سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا جاؤ اور جس جس کو پہچانتے ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ انہیں نکال لائیں گے اس وقت ان لوگوں کے چہرے جھلس چکے ہوں گے پھر انہیں نہر حیات میں غوطہ دیا جائے گا جب وہ وہاں سے نکلیں گے تو ان کی ساری کی ساری سیاہی نہر کے کنارے ہی گرجائے گی اور وہ لکڑیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے۔
اس کے بعد انبیاء دوبارہ سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں قیراط کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ بہت سے انسانوں کو نکال لائیں گے پھر سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ بہت سے انسانوں کو نکال لائیں گے
اس کے بعد اللہ عزوجل فرمائے گا: اب میں اپنے علم اور اپنی رحمت سے لوگوں کو جہنم سے نکالتا ہوں چنانچہ پہلے سے دگنی تگنی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لایا جائے گا اور ان کی گردن پر لکھ دیا جائے گا کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں پھر جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمیین کہہ کر پکارا جائے گا۔

[مسند احمد:14491]

آنکھوں کے درمیان "عُتَقَاءُ اللّٰہِ" لکھا ہونا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔جب اللہ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے گا اور میری باقی امت کو اہل جہنم کے ساتھ جہنم میں داخل کر دے گا، جہنمی ان سے کہیں گے کہ تم تو اللہ عزوجل کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوا؟

اس پر اللہ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں ان لوگوں کو جہنم سے ضرور آزاد کروں گا، چنانچہ اللہ انہیں جہنم سے نکال لے گا، اس وقت وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، پھر انہیں نہر حیات میں غوطہ دلوایا جائے گا اور وہ ایسے اگ آئیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے پر دانے اگ آتے ہیں،

اور ان کی آنکھوں کے درمیان لکھ دیا جائے گا "عُتَقَاءُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ" کہ اللہ کے آزاد کردہ لوگ ہیں، جب یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت کہیں گے کہ یہ جہنمی ہیں، تو اللہ الْجَبَّارُ فرمائے گا: (نہیں) بلکہ یہ الْجَبَّارِ عَزَّ وَجَلَّ کے آزاد کردہ لوگ ہیں۔

[مسند أحمد:12468]

شفاعت سے محروم رہنے والے

کافر و مشرک

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ () خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ (البقرة:162-161)

بیشک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اس حال میں مر گئے کہ وہ کافر تھے، ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ کی اور فرشتوں اور لوگوں کی، سب کی لعنت ہے۔ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں، نہ ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ...

(النساء:48)

بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے اور وہ بخش دے گا جو اس کے علاوہ ہے، جسے چاہے گا۔

کلمہ پڑھنے کے باوجود شرک کرنے والے

نبی ﷺ نے فرمایا:(قیامت کے دن)میں اپنے رب سے اس کے گھر میں آنے کے لیے اجازت چاہوں گا۔مجھے اس کی اجازت دی جائے گی پھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدہ میں گرپڑوں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے جب تک چاہے گا اسی حالت میں رہنے دے گا۔پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ! کہو سنا جائے گا،شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی،مانگودیا جائے گا۔پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔پھر میں شفاعت کروں گا۔چنانچہ میرے لیے حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا

پھر میں دوسری مرتبہ میں اپنے رب سے اس کے گھر میں آنے کے لیے اجازت چاہوں گا۔مجھے اس کی اجازت دی جائے گی پھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی سجدہ میں گرپڑوں گا اور اللہ تعالیٰ مجھے جب تک چاہے گا اسی حالت میں رہنے دے گا۔پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو سنا جائے گا،شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی،مانگودیا جائے گا۔پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا۔پھر میں شفاعت کروں گا۔چنانچہ میرے لیے حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا
پھر تیسری مرتبہ اپنے رب سے اس کے گھر کے لیے اجازت چاہوں گا اور مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔پھر میں اللہ رب العزت کو دیکھتے ہی اس کے لیے سجدہ میں گرپڑوں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے یوں ہی چھوڑے رکھے گا۔پھر فرمائے گا:اے محمد! سر اٹھاؤ' کہو سنا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی' مانگو دیا جائے گا۔آپ نے بیان کیا کہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد وثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا،پھر شفاعت کروں گا اور میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گا اور میں اس کے مطابق جہنم سے لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔
۔۔۔پھر میں لوگوں کو نکالوں گا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا'یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روک رکھا ہو گا (یعنی انہیں ہمیشہ ہی اس میں رہنا ہو گا) (یعنی کفار و مشرکین)
پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (الإسراء:79) قریب ہے کہ آپ کا رب مقام محمود پر آپ کو بھیجے گا۔فرمایا:یہی وہ مقام محمود ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ سے وعدہ کیا ہے۔

[صحيح البخاري:7439]

انبیاء اور نیک لوگوں کے قریبی کافر رشتہ داروں کا شفاعت سے محروم رہنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک شخص قیامت کے دن اپنے باپ سے ملے گا اور کہے گا: اے ابا جان میں کیسا بیٹا تھا؟ تو باپ کہے گا: بہترین بیٹا، تو وہ کہے گا: کیا آج تم میری اطاعت کرو گے؟ تو وہ کہے گا: ہاں، تو بیٹا کہے گا میرا تہبند پکڑ لو۔ وہ اس کے تہبند کو تھام لے گا پھر وہ چل پڑیں گے یہاں تک کے اللہ تعالی کے پاس پہنچیں گے اس حال میں کہ اللہ تعالی مخلوق کے سامنے جلوہ گر ہوں گے۔

اللہ تعالی فرمائیں گے: اے میرے بندے تم جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہو ہو جاؤ۔ وہ کہے گا: یا اللہ میرا باپ بھی میرے ساتھ ہی جائے گا، تو نے میرے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے کہ تو مجھے رسوا نہ کرے گا۔ اللہ تعالی اس کی شکل بجو کی طرح بنا دے گا۔ وہ جہنم میں گر پڑے گا۔ وہ اپنی ناک کو پکڑ لے گا۔ اللہ تعالی فرمائے گا: اے میرے بندے کیا وہ تیرا باپ ہے؟ وہ کہے گا: یا اللہ تیری عزت کی قسم! وہ میرا باپ نہیں ہے۔

[صحیح الترغیب والترھیب: 3631]

ظالم انسان

مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ (غافر:18)

ظالموں کے لیے نہ کوئی دلی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی، جس کی بات مانی جائے۔

غلو کرتے ہوئے اسلام سے خارج ہونے والا

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: میری امت کے دو قسم کے افراد کے حق میں میری شفاعت قبول نہیں ہوگی (1)۔ انتہائی ظالم حکمران اور (2)۔ غلوّ کرتے کرتے دائرۂ مذہب سے خارج ہو جانے والا۔

[السلسلۃ الصحیحۃ:470]